میرے ہوتے تیری کیا ضرورت؟

وقت تو جلد ہی گزر جایا کرتا ہے، ہاں لیکن اس کے اثرات دیرپا ہوا کرتے ہیں اور بعض اوقات تو یہ آنے وقتوں کو بھی اپنی لپیٹ میں یوں لے جاتا ہے کہ خبر ہی نہیں ہوتی کہ نقصان اس ایک وقتی کیفیت سے ہوا یا پھر اس کے رہنے والے دیرپا اثرات سے۔

کبھی نہیں سوچا تھا کہ سکوت کی کیفیت سے یوں یہ دنیا اک دم سے کھینچ لے گی۔ آہ! شکایت اور یہ شکایتوں کے انبار۔

دراصل جب ہم خود سے بہت زیادہ تھک چکے ہوتے ہیں کہ اب کوئی اور ہم پر الزامات کی بوچھاڑ کر لے اور اسی غرض سے ہم اوروں سے شکایات کرتے ہیں تاکہ کوئی تو ہم پر الزام لگائے، کوئی تو ہمیں قصوروار کہے، کوئی تو ہو جو ہمیں برا کہے اور بس یہی چیز انسان کو مجبور کرتی ہے کہ وہ دوسرے ہم جنسوں سے شکایات کرنا شروع کر دیتا ہے اور خود کو بھول ہے جاتا ہے۔

لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ انسان یہ سب کچھ خود کو پانے کے لئے کر رہا ہوتا ہے کہ کسی نا کسی انداز، کسی نا کسی طور پر خود سے مل ہے لے۔ معلوم ہے کیوں؟؟؟ یہ طور یہ دستور اِسے قدرت نے سکھایا ہے کہ پودا اپنے پھول کی خوشبو محسوس کرنے کے لئے ہوا کا سہارا لیتا ہے (یعنی بیرونی قوت ہے) صرف اور صرف اپنی پہچان کو محسوس کرنے کے لئے۔ واہ، کیا دستور ہے، واہ!

ہم ہمیشہ یہ کہہ کر دوسروں کو ٹوک دیتے ہیں کہ نہیں اپنے سے بڑوں سے شکایت مت کرنا اور چھوٹوں کو شکایت کا موقع نہ دینا۔ حیرانی ہوتی ہے نا کہ ہمیں وہ کام کرنے سے روک دیا جاتا

ہے جس کی ضرورت ہمیں زندگی کی ابتداء ہی سے ہوتی ہے اور آخری لمحے تک رہتی ہے کہ اگر جب تک کوئی ہمیں ہماری غلطیوں سے آگاہ نہیں کرے گا ہم کیسے پرفیکٹ (Perfect) ہوسکتے ہیں۔

اور پھر غلطیاں تو پھر بڑے سے بڑا چور بھی کبھی کر ہی دیتا ہے تو پھر غلطی تو رب کے قریبی نے بھی کی لیکن افسوس ابلیس اسے غلطی نہیں مانتا اور شاید بلکہ یقیناً اس کی غلطی کو حقیقت میں بدلا صرف اور صرف ہم نے۔

ساری کی ساری ضروریات ایک جانب اور یہ بات ایک جانب کہ ہم سے کوئی شکایت کرتے تو ہم اس کے خلاف سخت ردعمل کی بجائے تسلی سے اسے سنیں۔ برداشت کریں اور دیکھیں کہ کہیں واقعی غلطی ہم میں ہی تو نہیں۔اور اگر آپ یہ مانتے ہیں کہ آپ صحیح ہیں تو وضاحت پیش کرنا آپ پر فرض ہے۔

ویسے شکایت تو کبھی سورج کو بھی ہوگی چاند سے کہ میرے ہوتے تیری کیا ضرورت؟ لیکن پھر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ احساس ہوا ہوگا کہ واقعی اگر چاند نہ ہوتا تو سورج کی کوئی قدر ہی نہ ہوتی۔

دیکھا جائے تو شکایت کرنے والا ہمیں بہتر سے بہتر دیکھنا چاہتا ہے اور افسوس کہ ہم انہیں ہی ٹھکرا دیتے ہیں۔

آہ! زندگی گزر جایا کرتی ہے ان حقیقتوں کو جانتے جانتے اور پھر زندگی کی میعاد تو بس اتنی ہے جس قدر ایک خشک وخزاں کے ستائے ہوئے پتے کی۔

لیکن بعض اوقات یہی خزاں کے ستائے پتے آدمی کو آدمی بنا جایا کرتے ہیں۔ ہر چیز کی حقیقت انسان کے سامنے ہے بس ذرا غور وفکر کرنے کی ضرورت ہے۔

مجھے یقین ہے کہ کائنات کے ہر ہر رنگ میں اللہ تعالیٰ نے انسانی زندگی کے ہر ہر پہلو کو کھول کر رکھا ہے۔ ہاں بس ذرا توجہ کرنے کی ضرورت ہے اور اس بات کا موقع تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ہر ہر گوشہ ہمیں دیتا ہے اور یقیناً اس بات سے کوئی انکاری نہیں ہوگا۔

(اللہ آپ کا حامی وناصر ہو۔آمین)

عروہ شہزاد